

سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

فکر آخرت

جوانی کی عادتیں:

بڑھاپے کا انتظار کر کے جوانی کو فتنہ و فجور اور معصیت الہی میں گزارنے والوں کو یہ بات بھی ملحوظ خاطر رکھنی چاہیے کہ جو عادات عہد طفولیت و شباب میں راسخ ہو جائے وہ پتھر کی لکیر کی مانند بن کر عہد شیخوخت میں زائل ہونے کا نام تک نہیں لیتی۔ بزرگوں کے قول کے مطابق پہاڑ اپنی جگہ کو تبدیل کر سکتا ہے۔ مگر زمانہ عروج کا اپنا یا ہوا خوئے بدتر کرنا محال ہو جاتا ہے۔ اس زوال پذیر معاشرہ کی سینکڑوں مثالیں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں، اگر بچپن ہی سے اپنے بچے کی اصلاح و احوال اور اعمال کی طرف توجہ نہ دی جائے تو وہی نوخیز جان اپنے کنبے و محلہ کے لئے نہیں بلکہ پورے معاشرے کے لئے بدنامی و تباہی کا باعث بن جاتا ہے۔ کتنے ہی بچے ابتداء سے معمولی نشے کے عادی بن کر جوانی میں ہیر و من و اس سے مہلک منشیات کے ایسے رسیا بن جاتے ہیں کہ بڑھاپے میں اگر جان چھڑانا چاہتے بھی ہیں تو یہ عادت چھوٹنے کا نام ہی نہیں لیتی۔

یہی صورت ایک ایسے جوان کی ہے کہ اگر وہ بچپن اور دور شباب میں اپنی عمر عزیز کے قیمتی حصہ کو احکام الہی کا تابع بنا کر اللہ کی راہ میں وقف کر دے تو عمر کے آخری حصہ میں بھی عبادات و اعمال طیبہ اس کے لئے روحانی غذا کا کام دیں گے۔ اسلامی شعائر و احکام اپنا ناس کے لئے نہ صرف آسان بلکہ اس میں بے پناہ لذت محسوس کرے گا۔ اور اسی باعمل و باکردار جوان کے بارے میں محسن انسانیت ﷺ نے قیامت کے طویل ترین اور ہیبت ناک دن خالق کائنات کے عرش کے زیر سایہ جلوہ افروز ہونے کی خوشخبری سنائی ہے۔

ورجل قلبه بعلق بالمسجد اذا خرج منه حتى يعول اليه۔

ترجمہ: وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے جب مسجد سے باہر نکلے جب تک واپس نہ آئے۔

دنیا کے تمام مذاہب کے تقلید کرنے والوں نے اپنے اپنے مذہب کے عقائد و رسوم کے مطابق عبادت کرنے کے لئے اپنے مخصوص انداز میں عبادت گاہیں مخصوص کی ہوئی ہیں جن کو مختلف ناموں سے یاد اور علامات سے پہچانا جاتا ہے اور ہر مذہب کے پیروکار اپنی عبادت گاہوں کے علاوہ اپنے مذہب کے عقائد و رسوم کے مطابق اسلام میں ایک ایسا

ہمہ گیر و عالمگیر ملت ہے جس نے منتشر انسان کو اتحاد کی ایک ایسی لڑی میں پرونے پر زور دیا کہ اسلام کے رشتہ کی بناء پر ایک دوسرے سے متنفر اور ٹوٹے ہوئے انسان آپس میں مل گئے۔

عبادات میں ربط و تعلق اور شان اجتماعیت:

اسلام جوڑنے کے لئے آیا۔ جاہلیت و عصیت کی باہمی کدورتوں اور نفرتوں کے مقابلہ میں باہمی اجتماع، مکمل یکجہتی و اتحاد سے کر کے اسلام نے تمام عداوتوں کو محبت و الفت سے بدلا۔ اور اسی نعمت الفت و مودت کی طرف حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ۔

واعتصموا بحبل اللہ جمعیاً ولا تفرقوا واذکرو انعمۃ اللہ علیکم ان کنتم اعداء فالرب بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا (الایۃ)

اسی وجہ سے اسلام کی تمام عبادات میں بھی ربط و تعلق اور اجتماعیت کی شان موجود ہے نماز روزہ حج زکوٰۃ ہر عبادت میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ہر جگہ انسانوں کا ایک دوسرے کی خبر گیری، ہمدردی اور مواسات کا رخ نمایاں ہے۔ سب سے اہم عبادت جو کہ اسلام اور کفر کے درمیان تمیز کرنے کا ذریعہ گردانا گیا، مومن و کافر میں فرق یہ ہے کہ مومن نماز پڑھتا ہے اور کافر نماز کا منکر اور تارک ہے۔ جس کا حکم مردوزن، مالدار و غریب، عربی و عجمی، کالے و سفید حتیٰ کہ توانا و کمزور سب کو ایک ہی طرح شامل ہے۔

نماز باجماعت کی تاکید:

اور اس میں جماعت کی بھی بڑی تاکید کر کے جماعت سے پڑھنے والوں کے لئے مراتب و اجور کا ذکر بھی مستند احادیث میں بیان کیا جا چکا ہے۔ اور بلا عذر جماعت سے نماز نہ پڑھنے والوں کے لئے مختلف وعیدات اور سزاؤں کے ذکر کے ساتھ ساتھ ان کے مکانات تک جلانے کی خواہش کا اظہار بھی کیا گیا۔ چونکہ انس و جن کی تخلیق کا مقصد ہی عبادت ہے جیسے کہ ارشاد ربانی ہے:

وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون۔

مساجد احب البلاد الی اللہ ہیں:

عبادت کے لئے عبادت گاہ کی پہلے سے ضرورت تھی اللہ نے جن و انس پیدا کرنے سے پہلے ہی ان کے لئے عبادت گاہ کا انتخاب فرمایا۔ اللہ کی نظر رحمت اور توجہ زمین کی پیدائش سے پہلے اس مبارک و مقدس خطہ پر ہوتی جو کہ بیت اللہ یعنی خانہ کعبہ کے نام سے تمام مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن کی حیثیت سے تار و قیامت قائم و دائم رہے گا۔ ویسے تو سارے ارض و سماء و تمام کائنات اللہ کی ملکیت ہیں۔ مگر اللہ کی تجلیات کا جو خاص نزول مساجد پر لگا ہوا رہتا ہے اسی شرف و عظمت کی بناء پر خالق کائنات نے ان عبادت گاہوں کی نسبت اپنی طرف کر کے ان کے تقدس میں اور

بھی اضافہ فرمایا اور اسی وجہ سے حضور اکرمؐ نے مساجد کو احب البلاد الی اللہ کے نام سے یاد فرمایا۔

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلعم قال احب البلاد الی اللہ مساجد ہا ہا
ابعض البلاد الی اللہ اسواقہا۔ (رواۃ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا دنیا کے تمام مقامات میں سب سے زیادہ ناپسند مقامات بازار ہیں۔

مجدیں خدا کا گھر اور اسلام کے ایک نہایت عظیم المرتبت فریضہ کی ادائیگی کا مرکز ہیں، نماز پڑھنے کو تو آدمی جہاں چاہے نماز پڑھ سکتا ہے۔ ارشاد نبویؐ۔ جعلت لی الارض مسجد او طہوراً۔ کے مطابق تمام رویئے زمین اس امت کے لئے سجدا گاہ ہے مگر جو خوبی و اجر و ثواب اور مصلحتیں مسجد کے اندر نماز باجماعت پڑھنے میں ہیں وہ کہیں اور نہیں یہی وجہ ہے کہ مساجد تعمیر کرنے والوں اور مساجد میں نماز باجماعت میں شرکت کرنے والوں کے لئے اللہ اور اس کے آخری نبیؐ نے بے شمار اجر و ثواب کا ذکر فرمایا ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں۔

عن ابن عمرو قال قال رسول اللہ ﷺ من راح الی مسجد الجمعة فخطوہ تمحو اسینۃ و خطوہ تکتب لہ حسنۃ ذاہبا و راجعا۔ (راوہ احمد۔۔ والطبرانی)
ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص کسی ایسی مسجد کی طرف جائے جس میں نماز باجماعت ہوتی ہو تو اس کا ایک قدم برائیوں کو مٹاتا رہتا ہے اور دوسرا قدم نیکیاں لکھتا رہتا ہے۔ جاتے ہوئے بھی اور لوٹتے ہوئے بھی۔

نماز کا عمل جب آدمی مسجد میں داخل ہو جائے تب شروع ہوگا۔ لیکن اس مخصوص عمل کے شروع کرنے سے پہلے اپنے دنیاوی کام و مصروفیات کو چھوڑ کر وضوء کرنا، مسجد کی طرف چلنا یہ سب کچھ چونکہ نماز ہی کی وجہ سے ہے اس لئے یہ سب نماز ہی میں شمار ہوگا جیسے ایک مجاہد نے جہاد کی غرض سے گھوڑا پالا ہے۔ اس گھوڑے کی نگرانی، اس کو چارہ و پانی دینا۔ اس کی مالش کرنا حتیٰ کہ اس کا گوہر صاف کرنا بھی اس گھوڑے کے پالنے والے کے لئے اجر و ثواب کے میزان میں محسوب ہوگا۔ پھر ممکن ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ نماز کے عمل سے فراغت کے بعد مسجد سے واپس گھر آنے میں تو نماز کے ارادہ بھی نہیں اس لئے گھر لوٹنے میں جو وقت لگا وہ کسی کام میں نہ آیا۔ تو اس کے متعلق بھی فرمایا دیا کہ گھر سے چلنے کے بعد سے لوٹنے تک پورا وقت چونکہ نماز ہی کے حساب میں ہے اس لئے جانا واپس آنا دونوں ایک ہی حکم میں ہیں۔

(جاری ہے)